بیلجک اقرارالایمان

مترجم (پادری) جارج ڈبلیو مل

اُردو ایڈیشن

بارِاوّل	2003ء
تعداد	500
طابع	یونائیٹڈ پرنٹرز اینڈ اسٹیشنرز، مزنگ اڈا۔ لاہور
کمپوزنگ	شکیل ایم مرقس
نظرثانی ونگرانی	جیکب سموئیل ، لاہور ۔ پاکستان
قیمت	20 روپے

بیلجک اقرار الایمان کا تاریخی پس منظر

سولہویں صدی عیسوی میں نیدرلینڈ (موجودہ ہالینڈ اور بیلجئم) میں رومن کیتھولک حکومت قائم تھی۔ یہ حکومت کرسچن ریفارمڈ کلیسیا The Christian Reformed Church کو اپنے لئے خطرہ سمجھتی اور اسے باغی قرار دیتی تھی۔ یہ کلیسیا حکومت کے مسلسل عتاب اور ظلم وستم کا نشانہ بنی ہوئی تھی۔ ان حالات میں نیدرلینڈ کی ریفارمڈ کلیسیا کے ایک مبلغ بنام گائیڈو ڈی بریس Guido de Bras نے 1561ء میں ایک اقرار الایمان تیار کیا۔ اگلے سال اس اقرار الایمان کی نقل اور ایک عرضداشت بادشاہ فلپ دوم کو بھیجی گئی۔ اِس عرضداشت کا مقصد حکومت کو یقین دلانا تھا کہ ریفارمڈ کلیسیا کے ممبران حکومت کے باغی نہیں بلکہ مملکت کے آئین وقوانین کے پابند اور وفادار شہری ہیں۔ البتہ اکثر دینی مسائل اور اعتقادات میں رومن کیتھولک کلیسیا سے اختلاف رکھتے ہیں۔ اس عرضداشت میں عرض گزاروں نے واضح طور سے اعلان کیا کہ ”تمام قانونی اور جائز باتوں میں ہم حکومت کے تابع فرمان ہیں مگر جو سچائی اس اقرار الایمان میں بیان کی گئی ہے اُس سے منحرف نہیں ہوں گے۔ اس ایمان کی خاطر ہم اپنی کمروں پر کوڑے کھانے، اپنی زبانیں چھریوں سے کٹوانے، منہ میں لگامیں اور دہانے ڈلوانے اور اپنے بدن آگ سے جلانے کو دینے کے لئے تیار ہیں مگر اس ایمان کا انکار نہیں کریں گے کیونکہ یہ پاک نوشتوں پر مبنی اور ان کے مطابق ہے“۔ تاریخ گواہ ہے کہ حکومت کے ظلم وستم اور ایذاؤں سے بچنے کا مقصد حاصل نہ ہوا۔ ہزاروں ایمانداروں نے اپنے خون سے اس اقرار الایمان کی سچائی پر مُہر لگائی۔ گائیڈو ڈی بریس کو بھی اسی ”پاداش“ میں 1567ء میں جامِ شہادت پینا پڑا۔

سترھویں صدی میں اس اقرار الایمان کو ’’بیلجک اقرار الایمان‘‘ کا نام دیا گیا۔ اسے تیار کرنے میں مصنف نے کسی حد تک فرانس کی ریفارمڈ کلیسیاؤں کے اقرار الایمان سے بھی استفادہ کیا جو دو سال پیشتر جان کیلون John Calvin نے شائع کیا تھا۔ 1566ء میں اینٹورپ Antwerp میں منعقدہ ایک سنڈ نے اس اقرار الایمان کے متن کی نظرثانی کی۔ نیدرلینڈ کی کلیسیاؤں نے اسے بڑی خوشی سے قبول کیا اور سولہویں صدی کی آخری تین دہائیوں کے دوران منعقد ہونے والی سنڈوں نے بھی اسے سندِ قبولیت دی۔ 1618-19ء کی سنڈ آف ڈورٹ Synod of Dort نے اس کی زبان و بیان پر اس طرح نظرثانی کی کہ اس کے مواد، موضوع اور معنویت پر زد نہ پڑے۔ شروع سے آج تک ساری ریفارمڈ کلیسیائیں اس اقرار الایمان کو معیاری اور مستند مانتی ہیں۔

اس اقرار الایمان کو مرتب اور شائع کرنے کے پیچھے ایک اور حقیقت بھی کارفرما تھی۔ اس زمانہ میں نیدرلینڈ میں نو اصطباغی فرقہ Anabaptists زور پکڑ رہا تھا۔ یہ فرقہ حکومتِ وقت کے اختیار کو چیلنج کرتا تھا۔ اس لئے ریفارمڈ کلیسیا کو اس بدعتی فرقہ سے الگ اور لاتعلق ظاہر اور ثابت کرنا ضروری تھا۔

1788ء میں ریفارمڈ ڈچ چرچ اِن امریکہ کی ایک کمیٹی نے بیلجک اقرار الایمان کا انگریزی زبان میں ترجمہ کیا۔ ہائیڈل برگ کیٹی کزم Heidelberg Catechism اور کینن آف ڈورٹ Canons of Dort کے ساتھ ساتھ بیلجک اقرار الایمان نے بھی اِن صدیوں میں کلیسیاؤں کے ایمان کو راست اور استوار رکھنے میں پوری پوری مدد کی ہے۔

عرضِ مترجم

ترجمہ ایک مشکل فن ہے۔ بسا اوقات انگریزی زبان کے الفاظ کے ہم معنی الفاظ نہیں ملتے اور ترجمہ میں وہ بات پیدا نہیں ہوتی جو مصنف نے کہی ہے۔ بعض اوقات ایک ہی لفظ کے متعدد معنی ہوتے ہیں۔ مثلاً Article چیز، شرط، (اخبار کے لئے) مضمون/ مقالہ (قانون یا معاہدہ کی) شِق یا دفعہ، (دینی) مسئلہ۔ (علم الابدان) چھوٹا جوڑ۔ عقیدہ کے کسی حصہ کی توضیح، (ایمان کا) رُکن۔ زیرِ نظر کتابچہ میں موضوع کی مناسبت سے ''رُکن یا توضیح'' استعمال ہو سکتا تھا۔ میں نے ''توضیح'' کو ترجیح دی ہے کیونکہ اس میں مسیحی ایمان اور عقیدہ کے مختلف ارکان کی وضاحت کی گئی ہے۔

''اقرار الایمان'' جیسے مواد کا ترجمہ بہت تکنیکی انداز میں ہونا چاہئے۔ الفاظ کے چناؤ اور ترتیب سے کوئی ایسا مفہوم نہ نکلے جس سے علمِ الٰہیات (Theology) پر زد پڑے یا کسی طرح کا ابہام (Ambiguity) پیدا ہو۔ میں نے حتی الوسع ان باتوں کا خیال رکھا ہے۔ قارئین سے گذارش ہے کہ اگر کہیں سقم، غلطی یا کمزوری نظر آئے تو تفصیل سے مطلع کریں تاکہ اگلے ایڈیشن میں تصحیح کر دی جائے۔

خط و کتابت کے لئے پتہ یہ ہے:-

امریکہ میں

Rev. George W. Mall

9 - Rail Road

Simpson 18407

Pennsylvania U.S.A

پاکستان میں

پادری جارج ڈبلیو مَل

معرفت جیکب سموئیل

95-D-1 فضل سٹریٹ

علامہ اقبال روڈ لاہور 54000

پاکستان

بیلجک اقرارالایمان

توضیح - 1

صرف ایک خدا ہے

ہم سب دل سے ایمان لاتے اور زبان سے اقرار کرتے ہیں کہ صرف ایک واحد، بسیط اور روحانی ہستی ہے جسے ہم خدا کہتے ہیں اور وہ ابدی، بعید از فہم، نادیدنی، لاتبدیل، لامحدود، قادرِ مطلق، کامل حکیم، صادق، نیک، اور تمام نیکی کا سرچشمہ ہے۔

توضیح - 2

ہمیں خدا کا علم کس طرح ہے

ہم اُسے دو طرح سے جانتے ہیں۔ اوّل، کائنات کی تخلیق، اسے قائم رکھنے اور اس کے نظام سے جو ہماری آنکھوں کے سامنے نہایت خوبصورت اور نفیس کتاب کی طرح ہے، جس میں ہر قسم کے چھوٹے اور بڑے جاندار بے شمار کرداروں کی مانند ہیں جو خدا کی اندیکھی صفات

یعنی اس کی ازلی قدرت اور الوہیت کو صاف طور سے دیکھنے میں ہماری راہنمائی کرتے ہیں۔
جیسا کہ پولوس رسول فرماتا ہے (رومیوں 20:1) سب بنائی ہوئی چیزیں آدمیوں کو قائل کرنے
کے لئے کافی ہیں یہاں تک کہ ان کو کچھ عذر باقی نہیں۔ دوم، وہ اپنے پاک اور الہامی کلام کے
وسیلہ سے ہمیں زیادہ صاف اور پورے طور پر اپنی پہچان دلاتا ہے۔ یعنی جہاں تک اس زندگی
میں ہمیں اس کے جلال اور اپنی نجات کے واسطے جاننے کی ضرورت ہے۔

توضیح - 3

خدا کا تحریری کلام

ہم اقرار کرتے ہیں کہ خدا کا یہ کلام آدمی کی خواہش سے نہ تو بھیجا گیا اور نہ ہی دیا گیا۔
بلکہ آدمی روح القدس کی تحریک سے خدا کی طرف سے بولتے تھے۔ جیسا کہ پطرس رسول فرماتا
ہے کہ چونکہ خدا کو ہماری نجات کی خاص فکر ہے اس لئے بعد کے زمانہ میں اس نے اپنے بندوں
یعنی نبیوں اور رسولوں کو حکم دیا کہ اس کے الہامی کلام کو لکھ دیں اور اس نے خود شریعت کی دو لوحوں
کو اپنی انگلی سے لکھا۔ اس لئے ہم ایسی تحریروں کو پاک اور الہامی نوشتے (صحائف) مانتے ہیں۔

توضیح - 4

پاک نوشتوں کی مستند کتابیں

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ پاک نوشتے دو کتابوں پر مشتمل ہیں، یعنی پرانا عہد نامہ اور نیا عہد نامہ جو مستند ہیں، جن کے خلاف کوئی اعتراض نہیں کیا جا سکتا۔ خدا کی کلیسیا میں ان کی یہی شناخت ہے۔

پرانے عہد نامہ میں یہ کتابیں ہیں: موسیٰ کی پانچ کتابیں یعنی پیدائش، خروج، احبار، گنتی، استثنا، اور یشوع کی کتاب، قضاۃ، روت، سموئیل کی دو کتابیں، سلاطین کی دو، تواریخ کی دو کتابیں، عزرا، نحمیاہ، آستر، ایوب، زبور، سلیمان کی تین کتابیں یعنی امثال، واعظ، اور غزل الغزلات، انبیائے اکبر کی چار کتابیں، یسعیاہ، یرمیاہ (نوحہ) حزقی ایل اور دانی ایل اور انبیائے اصغر کی بارہ کتابیں یعنی ہوسیع، یوایل، عاموس، عبدیاہ، یوناہ، میکاہ، ناحوم حبقوق، صفنیاہ، حجّی، زکریاہ، اور ملاکی۔

نئے عہد نامہ میں انجیل نویسوں کی چار کتابیں ہیں یعنی متی، مرقس، لوقا اور یوحنا اور رسولوں کے اعمال، پولس رسول کے تیرہ خطوط یعنی ایک رومیوں کے نام، دو کرنتھیوں کے، ایک گلتیوں کے، ایک افسیوں کے، ایک فلپیوں کے، ایک کلسیوں کے، دو تھسلنیکیوں کے، دو تیمتھیس کے، ایک ططس کے، ایک فلیمون کے نام، پھر عبرانیوں کے نام کا خط،

دوسرے رسولوں کے سات خطوط یعنی ایک یعقوب کا، دو پطرس کے، تین یوحنا کے، ایک یہوداہ کا اور یوحنا رسول کا مکاشفہ۔

توضیح - 5

پاک نوشتے کہاں سے اپنی سند اور بلند رتبہ حاصل کرتے ہیں

ہم ان سب کتابوں کو اور صرف ان ہی کو پاک اور مستند مانتے ہیں۔ یہ ہمارے ایمان کی توثیق، بنیاد اور ضابطہ ہیں۔ ان میں مندرج سب باتوں کو بغیر کسی شک وشبہ کے مانتے ہیں۔ اس لئے نہیں کہ کلیسیا ان کو ایسے قبول اور منظور کرتی ہے بلکہ خاص اس لئے کہ پاک روح ہمارے دلوں میں گواہی دیتا ہے کہ وہ خدا کی طرف سے ہیں اور اس لئے بھی کہ خود ان کے اندر ثبوت موجود ہیں، یہاں تک کے بے عقل بھی سمجھ لیتے ہیں کہ ان کی پیشینگوئیاں پوری ہو رہی ہیں۔

توضیح - 6

مستند اور اپاکرفا (غیر الہامی) کتابوں میں فرق

ہم مقدس صحائف اور غیر الہامی کتب میں امتیاز کرتے ہیں، یعنی اسدرا کی تیسری اور چوتھی کتاب، طوبیاہ (Tobit) کی کتابیں، یہودیت، حکمت، یشوع بن سراخ، باروک، استیر کی کتاب کا ضمیمہ، آگ کی بھٹی میں تین جوانوں کا گیت، تذکرۂ سوسن، تذکرۂ بال، منسی کی دُعا

اور مکابیین کی دو کتب ۔ جہاں تک یہ کتابیں مستند کتابوں کے ساتھ اتفاق کرتی ہیں وہاں تک کلیسیا ان کو پڑھ سکتی اور ہدایت حاصل کر سکتی ہے۔ لیکن وہ اس قوت اور اثر سے بہت دُور ہیں کہ ہم ان کی گواہی سے ایمان کے کسی نکتہ یا مسیحی مذہب کی تصدیق کر سکیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

اپاکرفا۔۔۔۔۔۔(یونانی=پوشیدہ یا چھپی ہوئی)

یہ ایک اصطلاح ہے جس سے وہ کتب مراد ہیں جو ابتدائی کلیسیا کے زمانہ میں غیر معروف اور مبہم تھیں اور جن کی تلاوت عام عبادت میں لوگوں کے سامنے نہیں کی جاتی تھی۔ بعد ازاں جب پرانے عہد نامہ کی کتابوں کی فہرستِ مسلمہ متعین ہوئی تو ان کتابوں کی قدر و قیمت کم ہوگئی اور انہیں غیر الہامی قرار دیا گیا۔ تاہم رومن کیتھولک کلیسیا نے 1563ء میں کونسل آف ٹرینٹ کے فیصلہ کے مطابق انہیں بائبل میں شامل کر لیا۔ یہ کتابیں ولگیٹ (Vulgate) یا ولگاتا ترجمہ (مقدس جیروم نے 382ء میں یونانی سے لاطینی میں کیا تھا اور اسے واحد مستند لاطینی ترجمہ مانا جاتا ہے) میں تو ہیں لیکن یہودی اور پروٹسٹنٹ کلیسیا کی فہرستِ مسلمہ میں نہیں ہیں، لیکن بعض پروٹسنٹ کلیسیائیں بزرگ جیروم کے قول کے مطابق انہیں چال چلن کے نیک نمونہ اور اخلاق کی درستی کے لئے پڑھنے کی اجازت دیتی ہے۔ لیکن عقائد کے ثبوت کے لئے انہیں سند نہیں مانتیں۔۔۔۔اقتباس از ''قاموس الکتاب'' ناشرین، مسیحی اشاعت خانہ لاہور پاکستان)۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

توضیح - 7

پاک صحائف ایمان کا واحد ضابطہ ہونے کے لئے کافی ہے

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ ان پاک نوشتوں میں خدا کی پوری مرضی موجود ہے اور اپنی نجات کے لئے انسان کو جن باتوں پر ایمان رکھنا چاہئے ان کی کافی تعلیم دیتے ہیں اور چونکہ جو عبادت خدا ہم سے چاہتا ہے اُس کا پورا طریقہ اُن میں تفصیل سے مرقوم ہے اس لئے کسی کو جائز اور روانہیں کہ جو کچھ روح القدس نے ان پاک نوشتوں میں سکھایا ہے اس کے خلاف تعلیم دے، بقول پولس رسول خواہ وہ شخص کوئی رسول یا آسمان کا فرشتہ ہی کیوں نہ ہواور چونکہ خدا کے کلام میں کچھ بڑھانے یا گھٹانے سے منع کیا گیا ہے۔اس لئے صاف ظاہر ہے کہ یہ تعلیم ہر لحاظ سے بےنقص اور کامل ہے۔

ہم کسی انسان کی تحریر کو خواہ وہ کیسا ہی مقدس کیوں نہ ہو الہامی نوشتوں کے برابر درجہ نہیں دیتے اور نہ ہمیں کسی رسم یا بڑے ہجوم یا قدامت ، یا ادوار وافراد کے بیان کو یا کونسلوں یا فرمانوں یا حکموں کو خدا کی سچائی کے برابر اہمیت دینی چاہئے۔ کیونکہ یہ سچائی سب سے اعلیٰ اور بالا ہے اس لئے کہ سارے انسان اپنی ذات میں جھوٹے ہیں اور بطلان سے بڑھ کر باطل ہیں۔ اس لئے ہم دل وجان سے ہر اس بات کو رد کرتے ہیں جو اس بے خطا ضابطہ سے مطابقت نہیں رکھتی جس کی تعلیم رسولوں نے یہ کہہ کر دی کہ روحوں کو آزماؤ کہ خدا کی طرف سے ہیں یا نہیں۔ اسی طرح اگر کوئی تمہارے پاس آئے اور یہ تعلیم نہ دے تو اُس کو اپنے گھر میں نہ آنے دو۔

توضیح - 8

خدا جوہر میں ایک ہے مگر اس کا ظہور تین اقانیم میں ہے

خدا کے اس کلام اور اس سچائی کے مطابق ہم صرف ایک خدائے واحد پر ایمان رکھتے ہیں جو ایک واحد جوہر ہے، جس میں تین اقانیم ہیں، جو اپنی غیر مخلوط صفات میں حقیقی، اصلی اور ازلی طور سے ممیّز ہیں یعنی باپ اور بیٹا اور روح القدس۔ باپ تمام دیدنی اور نادیدنی چیزوں کی علّت، اصل اور شروع ہے۔ بیٹا باپ کا کلام، حکمت اور صورت ہے۔ روح القدس ازلی طاقت اور قدرت ہے۔ وہ باپ اور بیٹے سے صادر ہے۔ تاہم خدا اِس امتیاز کے باعث تین میں منقسم نہیں کیونکہ پاک نوشتے یہی سکھاتے ہیں کہ باپ اور بیٹے اور روح القدس کی اپنی اپنی اقنومیت ہے جو ان کی اپنی اپنی صفات سے پہچانی جاتی ہے لیکن اس طرح کہ یہ تینوں اقانیم ایک واحد خدا ہیں۔

چنانچہ ثابت ہے کہ باپ بیٹا نہیں، نہ بیٹا باپ ہے اور اسی طرح روح القدس نہ باپ ہے نہ بیٹا۔ تاہم یہ تینوں اقانیم اس طرح جدا جدا ہونے کے باوجود منقسم نہیں، نہ باہم مخلوط ہیں کیونکہ نہ باپ مجسّم ہوا ہے نہ روح القدس بلکہ صرف بیٹا۔ باپ کبھی بیٹے کے یا روح القدس کے بغیر نہ تھا کیونکہ یہ تینوں یکساں ازلی اور یکساں حقیقی ہیں۔ ان میں نہ کوئی پہلے ہے نہ پیچھے، کیونکہ یہ تینوں سچائی میں، قدرت میں، شفقت میں، اور رحمت میں ایک ہیں۔

توضیح - 9

مذکورہ بالا توضیح (آرٹیکل) کا ثبوت کہ خدائے واحد میں تین اقانیم ہیں

ہم ان سب باتوں کو پاک نوشتوں (بائبل مقدس) کی شہادتوں اوران کے کاموں اور تاثیروں سے اور سب سے بڑھ کر اپنے باطنی احساس سے جانتے ہیں پاک نوشتوں کی جو شہادتیں ہمیں اس پاک تثلیث پر ایمان رکھنے کی تعلیم دیتی ہیں وہ پرانے عہد نامہ میں بہت سی جگہوں میں مرقوم ہیں۔ ان کا شمار کرنا ضروری نہیں بلکہ دانائی، دور اندیشی اور عقلِ سلیم سے ان کا انتخاب کرنا چاہیئے۔

پیدائش 1:26-27 میں خدا فرماتا ہے "ہم انسان کو اپنی صورت پر اپنی شبیہ کی مانند بنائیں۔۔۔۔۔"۔ "اور خدا نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا نر و ناری ان کو پیدا کیا"۔ پیدائش 3:22 "دیکھو انسان ہم میں سے ایک کی مانند ہو گیا"۔ اس فقرہ سے کہ "ہم انسان کو بنائیں" ظاہر ہوتا ہے کہ ذاتِ الٰہی میں ایک سے زیادہ اقانیم ہیں اور جب وہ فرماتا ہے کہ خدا نے پیدا کیا تو وہ وحدت کا مظہر ہوتا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ وہ اقانیم کے بارے میں یہ نہیں کہتا کہ وہ کتنے ہیں۔ لیکن جو کچھ ہم کو پرانے عہد نامہ میں مبہم دکھائی دیتا ہے وہ نئے عہد نامہ میں صاف نظر آتا ہے۔ جب ہمارے خداوند نے یردن میں بپتسمہ لیا تو باپ کی آواز یہ کہتے ہوئے سنائی دی "یہ میرا پیارا بیٹا ہے"۔ بیٹا پانی میں نظر آیا اور پاک روح کبوتر کی مانند دکھائی دیا۔ یہ طریقہ سب ایمانداروں کے بپتسمہ کے لئے مسیح نے مقرر کیا کہ "سب قوموں کو شاگرد بناؤ۔ اُن کو

باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام سے بپتسمہ دو"۔لوقا کی انجیل میں ہمارے خداوند کی ماں مریم سے جبرائیل فرشتہ یوں مخاطب ہوتا ہے "روح القدس تجھ پر نازل ہوگا اور خدا تعالیٰ کی قدرت تجھ پر سایہ ڈالے گی اور اس سبب سے وہ مولودِ مقدس خدا کا بیٹا کہلائے گا"۔ نیز خداوند یسوع مسیح کا فضل اور خدا کی محبت اور روح القدس کی شراکت تم سب کے ساتھ ہوتی رہے۔اور آسمان میں گواہی دینے والے تین ہیں باپ، کلام، اور روح القدس اور یہ تینوں ایک ہیں۔ (بائبل کے اردو ترجمہ میں یوں ہے "گواہی دینے والے تین ہیں روح اور پانی اور خون اور یہ تینوں ایک ہی بات پر متفق ہیں)

ان سب حوالوں میں ہمیں پورے طور پر تعلیم ملتی ہے کہ اس واحد الٰہی جوہر میں تین اقانیم ہیں۔اور اگر چہ یہ تعلیم تمام انسانی حکمت پر فضیلت رکھتی ہے لیکن خدا کے کلام کے باعث اب اس پر ہمارا ایمان ہے اور ہم انتظار کرتے ہیں کہ اگلے جہان میں آسمان پر ہم اس کے کامل عرفان اور ثواب سے لطف اندوز ہوں گے۔

مزید ہمیں ان تین اقانیم کی خاص تاثیروں اور کاموں پر غور کرنا چاہیئے جو ہمارے متعلق ہیں۔اپنی قدرت کے باعث باپ ہمارا خالق ہے۔اپنے خون کے باعث بیٹا ہمارا منجّی اور فدیہ دینے والا ہے۔روح القدس ہمارے دلوں میں سکونت کرنے کے باعث ہمارا تقدیس کرنے والا ہے۔

بہتوں کی مخالفت کے باوجود رسولوں سے لے کر آج تک سچی کلیسیا تثلیث کی تعلیم کو مانتی اور اس کا اقرار کرتی آئی ہے۔مخالفوں میں نمایاں یہ ہیں: یہودی، مسلمان اور بعض جھوٹے

اور بدعتی مسیحی فرقے مثلاً مرقیونی (Marcion)، مین (Manes)، پراکیس (Praxeas)، سیبلئیس (Sabellious)، سوموساٹینس (Samosatenous)، آریوسی (Avius) اوراسی طرح کے دیگرلوگ جن کوراسخ العقیدہ بزرگان کلیسیا نے ردّ کیا۔ لہٰذااس نکتہ میں ہم لازماً تین عقائدکو مانتے ہیں۔یعنی رسولوں کا عقیدہ ،نقایہ کا عقیدہ اوراتھناسئیس کا عقیدہ۔اوراسی طرح اُن باتوں کو مانتے ہیں جو ان کے ساتھ مطابقت رکھتی ہیں اورجن پر قدیم بزرگوں کا اتفاق ہے۔(مختلف بدعتوں کے لئے دیکھئے''رسولوں کے نقشِ قدم پر'' از بشپ ڈبلیو۔جی ینگ ناشرین مسیحی اشاعت خانہ، لاہور پاکستان)

توضیح - 10

یسوع مسیح برحق اورازلی خدا ہے

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ یسوع مسیح اپنی الٰہی ذات (الوہیت) کی وجہ سے خدا کا اکلوتا بیٹا ہے۔سب عالموں سے پیشتر مولود، مصنوع نہیں بلکہ مولود (ورنہ وہ مخلوق ہوتا) بلکہ باپ کے ساتھ یکساں حقیقی اور یکساں ازلی۔وہ اس کی ذات کا نقش اوراس کے جلال کا پرتو ہے۔سب باتوں میں اس کے برابر۔وہ صرف اس وقت سے بیٹا نہیں جب سے اس نے ہماری ذات اختیار کی بلکہ ازل سے بیٹا ہے جیسے ان شہادتوں کا آپس میں موازنہ کرنے سے پتہ چلتا ہے۔ موسیٰ کہتا ہے کہ خدا نے دنیا کو بنایا اورمقدس یوحنا کہتا ہے کہ سب چیزیں اس کلام کے وسیلہ سے

پیدا ہوئیں جسے وہ خدا کہتا ہے۔ رسول فرماتا ہے کہ خدا نے اپنے بیٹے کے وسیلہ سے دنیا کو پیدا کیا۔ اسی طرح اُسی خدا نے یسوع مسیح کے وسیلہ سے سب چیزیں پیدا کیں۔ لہٰذا لازماً یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جو خدا کلام، بیٹا اور یسوع مسیح کہلاتا ہے اس وقت موجود تھا جب سب چیزیں اس کے وسیلہ سے پیدا ہوئیں۔ چنانچہ میکاہ نبی کہتا ہے کہ اس کا مصدر زمانہ سابق ہاں قدیم الایام سے ہے۔ اور رسول فرماتا ہے کہ نہ اس کی عمر کا شروع، نہ زندگی کا آخر۔ لہٰذا وہ برحق، ازلی اور قادرِ مطلق خدا ہے جس کی ہم عبادت اور پرستش کرتے ہیں اور جس سے التجا کرتے ہیں۔

توضیح - 11

روح القدس حقیقی اور ازلی خدا ہے

ہم ایمان رکھتے اور اقرار بھی کرتے ہیں کہ روح القدس ازل سے باپ اور بیٹے سے صادر ہے۔ نہ مصنوع ہے نہ مخلوق اور نہ مولود بلکہ دونوں سے صادر ہے۔ جو ترتیب میں تثلیث کا تیسرا اقنوم ہے۔ باپ اور بیٹے کے ساتھ جلال اور عظمت میں ایک ہی جوہر ہے لہٰذا روح القدس حقیقی اور ازلی خدا ہے جیسا کہ پاک نوشتے ہمیں سکھاتے ہیں۔

توضیح - 12

ہر ایک شے خاص کر فرشتوں کی تخلیق

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ جب باپ کو اچھا نظر آیا اُس نے کلام یعنی اپنے بیٹے کے وسیلہ سے عدم سے آسمان، زمین اور تمام جاندار پیدا کئے۔ اس نے ہر جاندار کو وجود، شکل، صورت اور مختلف درجات عطا کئے کہ اپنے خالق کی عبادت کریں۔ وہ اب بھی اپنی ازلی رحمت اور لامحدود قدرت سے بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے ان کو سنبھالتا ہے تا کہ انسان اپنے خدا کی عبادت کرے۔ اس نے فرشتوں کو بھی نیک پیدا کیا کہ اس کے پیغام رساں (قاصد) ہوں اور اس کے برگزیدہ لوگوں کی خدمت کریں۔ ان میں سے بعض اس اعلیٰ درجہ سے جس میں خدا نے اُن کو پیدا کیا تھا گر کر ابدی ہلاکت میں جا پڑے اور باقی خدا کے فضل سے قائم ہیں اور اپنی پہلی حالت میں قائم ہیں۔ شیاطین اور بدروحیں اس قدر بگڑ چکی ہیں کہ وہ خدا اور ہر نیک بات کی دشمن ہیں اور قاتلوں کی طرح ڈھونڈتی پھرتی ہیں کہ اپنی پوری قوت سے کلیسیا اور اُس کے ہر رُکن (ممبر) کو تباہ کریں اور اپنی بری چالوں سے سب کو غارت کریں۔ وہ اپنی بدی کی وجہ سے ابدی سزا کا حکم پا چکی ہیں اور اپنی دہشت ناک ایذا کا ہر روز انتظار کرتی ہیں۔

اس لئے ہم صدوقیوں کے غلط عقیدہ کی تردید کرتے ہیں جو فرشتوں اور روحوں کے وجود کا انکار کرتے ہیں۔ مانویوں (Manichees) کو بھی رد کرتے ہیں جو کہتے ہیں کہ شیاطین قائم بالذات ہیں اور وہ نافرمان ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ اپنی ذات میں شریر ہیں۔

توضیح - 13

خدا کی قدرت اور تمام کائنات پر اُس کی حکومت

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ اسی نیک خدا نے سب چیزوں کو پیدا کر کے نہ ان کو چھوڑا، نہ تقدیر یا اتفاق کے سپرد کیا بلکہ وہ اپنی پاک مرضی کے مطابق ان پر حکومت اور فرمانروائی کرتا ہے اس لئے اس دنیا میں اس کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں ہوتا۔ تو بھی خدا نہ گناہ کا بانی ہے اور نہ اسے دنیا میں ہونے والے گناہوں کا الزام دیا جا سکتا ہے کیونکہ اس کی قدرت اور نیکی نہایت عظیم اور ناقابلِ فہم ہیں کہ وہ اپنے کام کو نہایت اعلیٰ اور افضل طریقہ سے مرتب کرتا اور صداقت سے عمل میں لاتا ہے جبکہ شیطان اور شریر لوگ بے انصافی سے کام کرتے ہیں۔ اس کے کام انسانی عقل سے بالاتر ہیں۔ ہم اپنے تجسّس کے باعث ان باتوں کو دریافت نہ کریں جو ہماری لیاقت سے باہر ہیں بلکہ کمال تعظیم اور فروتنی سے خدا کے راست فیصلوں کا احترام کریں جو ہم سے پوشیدہ ہیں اور ہم راضی رہیں کہ ہم مسیح کے شاگرد ہیں تاکہ ان حدود سے تجاوز کئے بغیر صرف ان باتوں کو جو خدا نے اپنے کلام میں ظاہر کی ہیں سیکھیں۔

اس تعلیم سے ہمیں بے بیان تسلی ملتی ہے کیونکہ ہمیں اس سے علم ہوتا ہے کہ کوئی بات ہم پر اچانک اور اتفاقاً واقع نہیں ہوتی بلکہ ہمارے نہایت ہی مہربان آسمانی باپ کے حکم کے مطابق ہوتی ہے۔ وہ پدرانہ شفقت سے ہماری نگہبانی کرتا ہے اور تمام جانداروں کو اپنے قابو میں رکھتا

ہے ایسا کہ ہمارے سر کا ایک بال بھی نہیں گرتا (کیونکہ وہ سب گنے ہوئے ہیں) یا ایک چڑیا بھی ہمارے باپ کی مرضی کے بغیر زمین پر نہیں گر سکتی۔ اُس پر ہمارا مکمل بھروسا ہے اور ہمیں یقین ہے کہ وہ شیطان اور ہمارے سارے دشمنوں کو روکتا ہے اور اُس کی اجازت کے بغیر وہ ہمیں نقصان نہیں پہنچا سکتے۔

لہذا ہم اپکوریوں (Epicureans) کی غلط لعنتی تعلیم کو رد کرتے ہیں جن کا عقیدہ ہے کہ خدا کسی کو خاطر میں نہیں لاتا بلکہ اُس نے سب کچھ اتفاقات کے حوالہ کر رکھا ہے۔

توضیح - 14

انسان کی تخلیق اور برگشتگی اور نیکی کرنے کی نااہلیت

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ خدا نے انسان کو زمین کی مٹی سے بنایا اور اسے اپنی صورت اور شبیہ پر نیک، صادق اور پاک اور سب باتوں میں خدا کی مرضی کے تابع رہنے کا اہل بنایا لیکن وہ اپنے اعزاز کو نہ سمجھا اور نہ اپنی فضیلت کو پہچانا بلکہ شیطان کی باتوں پر توجہ دی اور جان بوجھ کر اپنے آپ کو گناہ کے اختیار میں دے دیا جس کا نتیجہ موت اور لعنت ٹھہرا کیونکہ زندگی کا جو حکم اسے ملا تھا اُس نے توڑ دیا اور گناہ کے سبب خدا سے جو اُس کی حقیقی زندگی تھا جُدا ہو گیا۔ انسان نے اپنی پوری ذات کو بگاڑ لیا جس سے وہ جسمانی اور روحانی موت کا مستوجب (سزاوار) ٹھہرا اور یوں وہ اپنی سب راہوں میں شریر، نجس اور کجرو بن گیا اور اپنی ساری عظیم نعمتوں کو جو اُسے خدا

سے ملی تھیں کھودیا اور صرف بچی کھچی معمولی نعمتوں کو قائم رکھ سکا۔ چنانچہ انسان کے لئے کوئی عذر باقی نہیں رہا اس لئے کہ ساری روشنی جو ہم میں ہے تاریکی بن گئی۔ جیسا کہ کتابِ مقدس ہمیں تعلیم دیتی ہے کہ نور تاریکی میں چمکتا ہے اور تاریکی نے اُسے قبول نہ کیا۔ مقدس یوحنا آدمیوں کو تاریکی کہتا ہے۔ انسان کی آزاد مرضی کے بارے میں جو کچھ ان باتوں کے خلاف سکھایا جاتا ہے ہم اسے رد کرتے ہیں۔ چونکہ انسان گناہ کا غلام ہے اور کچھ پا نہیں سکتا جب تک اُس کو آسمان سے نہ دیا جائے اس لئے کون جرات کرنے کا خیال بھی کر سکتا ہے کہ میں خود نیکی کر سکتا ہوں۔ مسیح کہتا ہے کہ کوئی میرے پاس نہیں آسکتا جب تک باپ جس نے مجھے بھیجا ہے اسے کھینچ نہ لے۔ کون ہے جو سمجھتا ہے کہ جسمانی نیت خدا کی دشمنی ہے اور اپنی نیّت پر فخر کرے گا؟ چونکہ نفسانی آدمی خدا کے روح کی باتوں کو قبول نہیں کرتا اس لئے کون ہے جو اپنے علم کی بات کرے گا؟ مختصراً کس کو کہنے کی جرات ہے؟ مختصراً یہ کہ چونکہ ہم بذات خود اس لائق نہیں کہ اپنی طرف سے کچھ خیال بھی کر سکیں بلکہ ہماری لیاقت خدا کی طرف سے ہے اس لئے کون کوئی خیال پیش کرنے کی جرات کر سکتا ہے؟ اس لئے جو رسول کہتا ہے وہ یقینی اور حتمی بات ہے کہ جو ہم میں نیت اور عمل دونوں کو اپنے نیک ارادہ انجام دینے کے لئے پیدا کرتا ہے وہ خدا ہے۔ کوئی فہم اور ارادہ خدا کے فہم اور ارادہ کے موافق نہیں سوائے اُس کے جو مسیح انسان میں پیدا کرتا ہے۔ اس جیسا اور کوئی علم نہیں جیسا کہ اُس نے ہمیں یہ کہہ کر سکھایا ہے کہ مجھ سے جُدا ہو کر تم کچھ نہیں کر سکتے۔

توضیح - 15

موروثی گناہ

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ آدم کی نافرمانی کی وجہ سے موروثی گناہ تمام نسل انسانی میں پھیل گیا جو ساری ذات کی خرابی اور موروثی بیماری ہے جو ماں کے پیٹ ہی سے بچہ کو لاحق ہو جاتی ہے اور انسان میں ہر قسم کا گناہ پیدا کرتی ہے کیونکہ اس میں اس کا تخم بنا رہتا ہے اس لئے یہ خدا کی نگاہ مین نفرت انگیز اور گھنونی بات ہے اور یہ ساری نسلِ انسانی کو مجرم ٹھہرانے کے لئے کافی ہے۔ یہ گناہ نہ تو مکمل طور پر نابود ہوتا اور نہ ہی نئی پیدائش سے پوری طرح جڑ سے اکھڑتا ہے بلکہ پانی کے چشمہ کی مانند یہ گناہ سدا اس افسوسناک منبع سے نکلتا رہتا ہے۔ اس کے باوجود خدا کے فرزندوں پر سزا کے حکم کے لئے محسوب نہیں ہوتا بلکہ وہ اپنے فضل اور رحم سے ان کو معاف کرتا ہے۔ اس لئے نہیں کہ وہ گناہ میں بے فکر پڑے رہیں بلکہ اس لئے کہ ایماندار اس خرابی کے احساس سے آہیں بھریں اور موت کے بدن سے رہائی پانے کی آرزو رکھیں۔ اس لئے ہم فلاغیس (Pelagiaus) کی اس بدعتی تعلیم کو رد کرتے ہیں کہ گناہ صرف نقّالی سے پیدا ہوتا ہے۔

توضیح - 16

ازلی برگزیدگی

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ ہمارے پہلے والدین کے گناہ کے باعث آدم کی تمام نسل تباہی اور ہلاکت میں گر پڑی۔ تب خدا نے جیسا وہ ہے اپنے آپ کو ظاہر کیا یعنی رحیم اور عادل۔ رحیم اس لئے کہ وہ ان سب کو اُس ہلاکت سے چھڑاتا اور محفوظ رکھتا ہے جن کو اُس نے اُن کے کاموں کے سبب سے نہیں بلکہ اپنی شفقت کے ازلی اور لاتبدیل ارادہ اور مصلحت سے ہمارے خداوند یسوع مسیح میں چُن لیا ہے۔ عادل اس لئے کہ اُس نے دوسروں کو گمراہی اور ہلاکت میں رہنے دیا جس میں انہوں نے اپنے آپ کو الجھا رکھا ہے۔

توضیح - 17

برگشتہ انسان کی بحالی

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ خدا نے دیکھا کہ انسان نے اپنے آپ کو جسمانی اور روحانی موت میں گرا لیا اور سخت تباہ حال بنا لیا ہے اور کانپتا ہوا میری حضوری سے بھاگا ہے تو اپنی قابلِ تعریف حکمت اور شفقت کے باعث اسے پسند آیا کہ میں اسے ڈھونڈوں اور تسلی دوں اور اُس سے وعدہ کیا کہ میں اپنا بیٹا بخشوں گا (جو عورت سے پیدا ہوگا)۔ وہ سانپ کے سر کو کچلے گا اور انسان کو برکت دے گا۔

توضیح - 18

یسوع مسیح کا تجسّم

ہم اقرار کرتے ہیں کہ خدا نے جو وعدہ اپنے پاک نبیوں کی زبانی باپ دادا سے کیا تھا اُسے پورا کیا جب اس نے اپنے ازلی اور اکلوتے بیٹے کو اپنے مقرر کردہ وقت پر دنیا میں بھیجا جس نے خادم کی صورت اختیار کی اور انسانوں کے مُشابہ ہو گیا اور اس نے سوائے گناہ کے انسان کی ساری کمزوریوں سمیت حقیقی انسانی ذات اختیار کی۔ وہ پاک رُوح کی قدرت سے نہ کہ انسان کے ارادہ سے مبارک کنواری مریم کے پیٹ میں پڑا۔ اس نے نہ صرف جسم کے اعتبار سے انسانی ذات بلکہ حقیقی انسانی رُوح بھی اختیار کی تا کہ وہ حقیقی انسان بنے۔ چونکہ روح اور بدن دونوں کھو گئے تھے اس لئے ضروری تھا کہ دونوں کو بچانے کے لئے وہ دونوں باتوں کو اختیار کرے۔

اس لئے ہم اقرار کرتے ہیں (اور نو اصطباغی Anabaptists فرقہ کی بدعت کو رّد کرتے ہیں جو انکار کرتے ہیں کہ مسیح نے اپنی ماں کا انسانی جسم اختیار کیا) کہ مسیح بچوں کے گوشت اور خون میں شریک ہوا اور وہ جسم کے اعتبار سے تو داؤد کے صلب کا پھل ہے کہ جسم کے اعتبار سے داؤد کی نسل سے پیدا ہوا۔ وہ مریم کے پیٹ کا پھل ہے جو عورت سے پیدا ہوا۔ وہ داؤد کی شاخ، یسی کے تنے سے کونپل ہے۔ وہ یہوداہ کے قبیلہ سے پیدا ہوا۔ جسم کے اعتبار سے ابرہام کی نسل سے اور یہودی قوم سے ہے چونکہ وہ ابرہام کی نسل کا ساتھ دیتا ہے۔ وہ سوائے گناہ کے ساری باتوں میں اپنے بھائیوں کی مانند بنا۔ وہ ہمارا عمانوایل ہے یعنی خدا ہمارے ساتھ۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(نواصطباغی فرقہ ۔۔۔۔۔۔نئے سرے سے بپتسمہ لینے اور دینے والا۔ سوئٹزرلینڈ/ جرمنی میں سولھویں صدی کی ایک تحریک جس کے ماننے والے بچپن کے بپتسمہ کی بجائے بالغوں کے بپتسمہ پر یقین رکھتے تھے۔۔۔اقتباس از English Urdu Dictionary of Christion Terminology)۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

توضیح - 19

مسیح کی ذات میں دوذاتوں کا ملاپ اور فرق

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ اس طرح مریم کے پیٹ میں پڑنے سے بیٹے کی ذات انسانی ذات کے ساتھ ملی ہوئی اور غیر منفک طور سے متحد ہے۔ مگر خدا کے دو بیٹے نہیں، نہ دو ذاتیں بلکہ واحد اقنوم میں دو ذاتیں شامل ہیں۔ مگر ہر ذات اپنی اپنی امتیازی صفات قائم رکھتی ہے۔ جیسے الٰہی ذات مخلوق نہیں ہے۔ نہ اس کی زندگی کا شروع ہے نہ آخر۔ زمین و آسمان اس سے معمور ہیں۔ اسی طرح انسانی ذات نے بھی اپنی صفات کو کھویا نہیں بلکہ مخلوق رہی۔ اس کی زندگی کا شروع ہے، ذات محدود ہے، اور حقیقی بدن کی تمام صفات رکھتی ہے۔ اگر چہ یسوع مسیح نے اپنے جی اٹھنے سے جسم کو بقا بخشی ہے پھر بھی اس نے اپنی انسانی ذات کی اصلیت کو نہیں بدلا اس لئے کہ ہماری نجات اور جی اٹھنا اس کے بدن کی اصلیت پر مبنی ہے۔

لیکن یہ دو ذاتیں ایک اقنوم میں اس قدر پیوست ہیں کہ اس کی موت سے بھی الگ نہ ہوئیں۔ اس لئے اس نے مرتے وقت جو کچھ اپنے باپ کے ہاتھوں میں سونپا وہ حقیقی انسانی روح تھی جو اُس کے بدن سے جُدا ہوئی۔ مگر اس دوران ذاتِ الٰہی ہمیشہ انسانی ذات کے ساتھ پیوست رہی یہاں کہ جب اسے قبر میں رکھا تو الوہیت اس سے ختم نہیں ہوئی بلکہ ویسے ہی رہی جیسے اُس وقت تھی جب وہ بچہ تھا۔ اگرچہ تھوڑے عرصہ تک اس کا واضح ظہور نہ ہوا۔

اس لئے ہم اقرار کرتے ہیں کہ وہ کامل خدا اور کامل انسان ہے۔ اپنی قدرت سے موت کو مغلوب کرنے کے سبب سے کامل خدا ہے اور اپنی جسمانی کمزوری کے باعث ہماری خاطر مرنے کے سبب سے کامل انسان ہے۔

توضیح - 20

خدا نے اپنا عدل اور رحم مسیح میں ظاہر کیا

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ نہایت رحیم اور عادل خدا نے اپنے بیٹے کو بھیجا کہ وہ اس ذات کو اختیار کرے جس میں نافرمانی سرزد ہوئی تا کہ اسی میں نہایت بھاری دکھوں اور موت کے وسیلہ سے گناہ کی سزا برداشت کرے اور عدل کا تقاضا پورا کرے۔ لہٰذا خدا نے اپنا عدل اپنے بیٹے کے خلاف ظاہر کیا جب اس نے ہماری بدکرداری اس پر لادی اور ہم پر جو مجرم اور سزا کے مستحق تھے اپنی شفقت اور رحم انڈیل دیا اور اپنی کمال محبت کی خوبی کے باعث اپنے بیٹے کو ہماری

خاطر موت کے حوالہ کیا اور ہمیں راستباز ٹھہرانے کے لئے اسے زندہ کیا تا کہ اس کے وسیلہ سے
ہم بقا اور ہمیشہ کی زندگی حاصل کریں۔

توضیح - 21

ہمارے واحد سردار کاہن نے ہماری خاطر سارے تقاضے پورے کئے

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ یسوع مسیح قسم کے ساتھ تا ابد ملکِ صدق کے طریقہ کا سردار
کاہن مقرر ہو چکا ہے اور اس نے ہماری خاطر خود کو باپ کے حضور پیش کیا تا کہ اپنے کامل کفارہ
سے اس کے غضب کو ٹھنڈا کرے۔ وہ صلیب پر قربان ہوا اور ہمارے گناہوں کو دھو کر پاک
کرنے کے لئے اپنا قیمتی خون بہایا۔ جیسا کہ نبیوں کی زبانی کہا گیا تھا کیونکہ لکھا ہے کہ وہ ہماری
خطاؤں کے سبب سے گھائل کیا گیا اور ہماری بدکرداری کے باعث کُچلا گیا۔ ہماری ہی سلامتی
کے لئے اس پر سیاست ہوئی تا کہ اس کے مار کھانے سے ہم شفا پائیں۔۔۔۔۔۔جس طرح برہ
ذبح کرنے کو لے جاتے ہیں۔۔۔۔۔۔اُسی طرح۔۔۔۔۔وہ اسے لے گئے اور وہ خطا کاروں
کے ساتھ شمار کیا گیا۔ پنطُس پیلاطس نے اس کو بدکار کی طرح سزا کا حکم سنایا حالانکہ اس نے
پہلے اسے بے گناہ ٹھہرایا تھا۔ چنانچہ جو اس نے چھینا نہیں تھا اسے دینا پڑا یعنی راستباز نے
ناراستوں کے لئے جیسے اپنے جسم میں ویسے اپنی جان میں بھی دُکھ اٹھایا اور ہمارے گناہوں کی
ہولناک سزا کو یہاں تک محسوس کیا کہ اس کا پسینہ خون کی بڑی بڑی بوندیں ہو کر زمین پر ٹپکتا

تھا۔ وہ پکارا اُٹھا اے میرے خدا، اے میرے خدا، تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟ اُس نے یہ سب کچھ ہمارے گناہوں کی معافی کی خاطر برداشت کیا۔

اس لئے ہم پولس رسول کے ساتھ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ ہم یسوع مسیح یعنی مسیح مصلوب کے سوا کچھ نہیں جانتے اور اپنے خداوند مسیح یسوع کی پہچان کی بڑی خوبی کے سبب سے سب چیزوں کو نقصان اور کوڑا سمجھتے ہیں۔ ہم اس کے زخموں میں ہر طرح کی تسلی پاتے ہیں۔ یہ ہرگز ضروری نہیں کہ اس ایک قربانی کے سوا جو ایک بار پیش کی گئی خدا کے ساتھ میل ملاپ کرنے کا کوئی دوسرا ذریعہ تلاش یا ایجاد کریں۔ اُس نے اس قربانی کے وسیلہ سے اُن کو ہمیشہ کے لئے کامل کر دیا ہے جو پاک کئے جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ خدا کے فرشتہ نے اسے یسوع کہا یعنی منجی کیونکہ وہ اپنے لوگوں کو ان کے گناہوں سے نجات دے گا۔

توضیح - 22

یسوع مسیح پر ایمان کے وسیلہ سے ہمارا راستباز ٹھہرنا

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ اس بڑے بھید کی حقیقی پہچان حاصل کرنے کے لئے پاک روح کامل ایمان کو ہمارے دلوں میں روشن کرتا ہے جو یسوع مسیح کو اس کی ساری خوبیوں کے ساتھ قبول کرتا ہے اور اسے اپنا بنا لیتا ہے اور اس کے سوا کسی اور کی تلاش نہیں کرتا۔ کیونکہ یہ جاننا ضروری ہے کہ یا تو وہ سب باتیں مسیح یسوع میں نہیں جو ہماری نجات کے لئے ضروری ہے یا اگر

وہ سب باتیں اس میں ہیں تو جو ایمان کے وسیلہ یسوع مسیح کو اپنا لیتے ہیں ان کو اس کے وسیلہ سے پوری نجات حاصل ہے اس لئے اگر کوئی دعویٰ کرے کہ مسیح کافی نہیں بلکہ اس کے علاوہ کچھ اور باتوں کی بھی ضرورت ہے تو یہ صریحاً بہت بڑا کفر ہے۔ لہٰذا یہ نتیجہ نکلے گا کہ مسیح صرف ادھورا منجی ہے۔

اس لئے ہم پولس کے ساتھ یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ ہم ایمان کے وسیلہ سے راستباز ٹھہرتے ہیں یا بغیر اعمال کے صرف ایمان سے راستباز ٹھہرتے ہیں تاہم بڑی صفائی سے یہ کہتے ہیں کہ ہمارا یہ مطلب نہیں کہ ہم صرف ایمان سے راستباز ٹھہرتے ہیں یہ تو صرف ایک ذریعہ ہے جس سے ہم مسیح کو قبول کرتے ہیں جو ہماری راستبازی ہے۔ مسیح اس لئے ہماری راستبازی ہے کہ وہ اپنے سب ثواب اور بے شمار نیک کام جو اس نے ہمارے واسطے اور ہمارے بدلے کئے ہم سے محسوب کرتا ہے اور ایمان وہ ذریعہ ہے جو اس کے تمام ثوابوں سمیت اس کے ساتھ ہماری شراکت قائم رکھتا ہے۔ جب وہ ہمارے بن جاتے ہیں تو وہ ہم کو ہمارے گناہوں سے بری الذمہ ٹھہرانے کے لئے کافی سے زیادہ ہیں۔

توضیح - 23

خدا کے حضور ہماری راست بازی کن باتوں پر مشتمل ہے

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ ہماری نجات خداوند یسوع مسیح کے وسیلہ سے ہمارے گناہوں کی معافی میں قائم ہے اور وہ خدا کے سامنے ہماری راستبازی کا نتیجہ ہے جیسا کہ داؤد اور پولس ہمیں تعلیم دیتے ہیں اور اس بات کو آدمی کی مبارک حالی قرار دیتے ہیں کہ خدا بغیر اعمال کے راستبازی اس سے محسوب کرتا ہے اور یہی رسول کہتا ہے کہ ہم اس کے فضل کے سبب سے اس مخلصی کے وسیلہ سے جو مسیح یسوع میں ہے مفت راستباز ٹھہرائے جاتے ہیں۔

اس لئے ہم ہمیشہ اس بنیاد پر قائم رہتے ہیں اور سارا جلال خدا سے منسوب کرتے ہیں، ہم اپنے آپ کو اس کے سامنے عاجز بناتے ہیں اور اپنی حقیقت کا اقرار کرتے ہیں۔ ہم نہ اپنی کسی بات پر اور نہ اپنی کسی خوبی پر بھروسا رکھتے ہیں سوائے مسیح مصلوب کی فرمانبرداری کے جو اس پر ایمان لانے سے ہماری بن جاتی ہے۔ یہ ہماری ساری بدکاریوں کو ڈھانپنے کے لئے کافی ہے اور خدا تک رسائی حاصل کرنے کی دلیری بخشتی ہے اور دل کو ڈر، خوف اور دہشت سے آزاد کرتی ہے۔ ہم اپنے پہلے باپ آدم کے نمونہ کی پیروی نہیں کرتے جس نے کانپتے ہوئے خود کو انجیر کے پتوں سے ڈھانپنے کی کوشش کی۔ یہ بات ہر طرح سے سچ ہے کہ اگر ہم اپنے پر یا کسی دوسری مخلوق پر خواہ وہ کتنی ہی چھوٹی کیوں نہ ہو بھروسا رکھ کر خدا کے حضور میں حاضر ہوں تو ہائے

افسوس کہ ہم بھسم ہو جائیں گے۔ اس لئے ہر ایک کو داؤد کے ہمزبان ہو کر دُعا مانگنی چاہئے ''اے یہوواہ اپنے بندہ کو عدالت میں نہ لا کیونکہ تیری نظر میں کوئی آدمی راستباز نہیں ٹھہر سکتا۔''

توضیح - 24

انسان کا پاک ٹھہرنا اور نیک اعمال

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ یہ سچا ایمان خدا کا کلام سننے اور روح القدس کی تاثیر سے انسان کے دل میں پیدا ہوتا ہے اور انسان کو پاک کرتا اور نیا انسان بناتا ہے اور اسے گناہ کی غلامی سے رہائی دے کر نئی زندگی گزارنے کی توفیق دیتا ہے۔ چنانچہ یہ بات حقیقت سے دور ہے کہ راستباز ٹھہرانے والا ایمان آدمیوں کو خداترس اور پاک زندگی میں بے پروا (غافل) بناتا ہے۔ بلکہ اس کے برعکس اس ایمان کے بغیر وہ جو کچھ کریں گے خدا کی محبت کے باعث نہیں بلکہ اپنی ذات سے محبت اور ابدی عذاب کے ڈر سے کریں گے۔ اس لئے اس پاک ایمان کا انسان کے دل میں بے پھل رہنا ممکن نہیں کیونکہ ہم کسی بیکار ایمان کی بات نہیں کرتے بلکہ اس ایمان کی بات کرتے ہیں جس کی بابت کتابِ مقدس میں کہا گیا ہے ''ایمان جو محبت کی راہ سے اثر کرتا ہے'' جو انسان کو وہ کام کرنے پر ابھارتا ہے جن کا خدا نے اپنے کلام میں حکم دیا ہے۔

چونکہ یہ اعمال ایمان کی اچھی جڑ سے صادر ہوتے ہیں اس حقیقت کے پیشِ نظر کہ وہ سب خدا کے فضل سے پاک کئے گئے ہیں اس لئے یہ نیک اور خدا کی نگاہ میں پسندیدہ ہیں۔ تو

بھی وہ ہمارے راستباز ٹھہرائے جانے کے لئے کسی کام کے نہیں کیونکہ نیک اعمال کرنے سے پہلے ہی ہم مسیح پر ایمان سے راستباز ٹھہرتے ہیں۔ ورنہ جس طرح درخت کے اچھا ہونے سے پہلے اُس کا پھل کسی صورت بھی اچھا نہیں ہوسکتا اسی طرح وہ اعمال نیک نہ ٹھہرتے۔ ہم نیک اعمال کرتے ہیں مگر (نجات کے) حقدار بننے کے لئے نہیں، (ہم کیا حق حاصل کرسکتے ہیں؟) ہرگز نہیں۔ ہم نیک کام کرنے میں خدا کے احسان مند (قرضدار) ہیں وہ ہمارا (قرضدار) نہیں، کیونکہ جو ہم میں نیت اور عمل دونوں کو اپنے نیک ارادہ کو انجام دینے کے لئے پیدا کرتا ہے وہ خدا ہے۔ چنانچہ آؤ ہم لکھے ہوئے پر غور کریں۔ تم بھی ان سب باتوں کی جن کا تم کو حکم ہوا تعمیل کر چکو تو کہو کہ ہم نکمے نوکر ہیں جو ہم پر کرنا فرض تھا وہی کیا ہے۔ ان باتوں سے ہم انکار نہیں کرتے کہ خدا نیک اعمال کا اجر دیتا ہے بلکہ وہ اپنے فضل سے اپنی بخششوں/نعمتوں کو کمال تک پہنچاتا ہے۔

علاوہ ازیں اگرچہ ہم نیک اعمال کرتے ہیں لیکن ہماری نجات ان پر منحصر نہیں کیونکہ ہم جو نیک کام کرتے ہیں وہ جسم سے آلودہ ہو جاتا ہے اور سزا کے لائق بھی ہے اور اگرچہ ہم ایسے کام کرسکتے ہیں لیکن ایک گناہ کی یاد ہی خدا کے لئے ان کو رد کرنے کے لئے کافی ہے۔ چنانچہ ہم ہمیشہ شک میں ہوں گے اور بے یقینی کے عالم میں موجوں کی طرح ادھر اُدھر اچھلتے بہتے پھریں گے اور اگر ہم اپنے منجی کی موت اور دُکھوں کے ثواب پر تکیہ نہ رکھیں گے تو ہمارے کمزور دل ہمیشہ پریشان رہیں گے۔

توضیح - 25

رسوماتی شریعت کی منسوخی

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ مسیح کے آنے پر شریعت کی رسومات اور علامات منسوخ ہوگئیں اور تمام عکس (نقلیں) پورے ہوگئے تاکہ مسیحیوں میں ان کا رواج منسوخ ہو جائے تو بھی ان کا جوہر اور حقیقت یسوع مسیح میں ہمارے ساتھ رہے جس میں ان کی تکمیل ہوئی۔ ہم شریعت اور نبیوں سے لی گئی شہادتوں کا اب بھی استعمال کرتے ہیں تاکہ ہم انجیل کی تعلیم میں مستحکم رہیں اور اس کی مرضی کے مطابق بڑی عزت کے ساتھ خدا کے جلال کے لئے اپنی زندگی کو باضابطہ بنائیں۔

توضیح - 26

مسیح کی شفاعت

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ خدا تک ہماری رسائی نہیں لیکن صرف ایک ہی واحد درمیانی اور مددگار یعنی یسوع مسیح راستباز کی معرفت جو اس لئے انسان بنا تاکہ ایک ہی ہستی میں الٰہی اور انسانی ذاتیں متحد ہونے سے ذاتِ الٰہی کی حشمت اور شوکت تک ہماری رسائی ہو ورنہ یہ رسائی ہمارے لئے ممکن نہ تھی لیکن یہ درمیانی جسے باپ نے اپنے اور ہمارے درمیان مقرر کیا ہے اپنی

عظمت سے ہمیں کسی طرح بھی نہیں ڈراتا تاکہ ہم اپنے ہی خیال کے مطابق کسی دوسرے کی تلاش نہ کریں کیونکہ آسمان یا زمین پر کوئی دوسرا مخلوق نہیں جو ہم سے یسوع مسیح سے بڑھ کر محبت رکھے۔اس نے اگرچہ خدا کی صورت پر تھا تو بھی اپنے آپ کو خالی کر دیا اور انسانوں کے مشابہ ہو گیا اور ہماری خاطر خادم کی صورت اختیار کی اور سب باتوں میں اپنے بھائیوں کی مانند بنا۔ چنانچہ خواہ ہم کسی دوسرے درمیانی کے طالب ہوں جو مہربانی سے ہماری طرف مائل ہو مگر کس کو پائیں گے جو ہم سے اس کے مقابلہ میں زیادہ محبت رکھے جس نے ہماری خاطر اپنی جان دے دی جب ہم اس کے دشمن ہی تھے؟ اور اگر ہم کسی اور کے طالب ہوں جس کے پاس اختیار اور عظمت ہے تو کون ہے جس کے پاس یہ دونوں اس قدر ہیں اور جو خدا کے دہنے ہاتھ بیٹھا ہے اور جس کو آسمان اور زمین کا کل اختیار دیا گیا ہے؟ اور کون ہے جس کی خدا کے اپنے پیارے بیٹے سے پہلے سُنی جائے گی؟

پس یہ محض بے اعتمادی کی بنا پر تھا کہ مقدسوں کو عزت دینے کی بجائے انہیں بے عزت کرنے کا عمل متعارف کرایا گیا۔انہوں نے نہ کبھی ایسا کام کیا تھا نہ کرنے کی ضرورت تھی۔ بلکہ اس کے برعکس اپنے فرضِ لابدی کے مطابق ثابت قدمی سے اس کو رد کرتے ہیں جیسا کہ ان کی تحریروں سے ظاہر ہے۔ہمیں یہاں اپنی نااہلیت کی وکالت نہیں کرنی چاہئے یہ مطلب نہیں کہ ہمیں اپنی اہلیت کی بنا پر اپنی دُعائیں خدا کے آگے پیش کرنی چاہئیں بلکہ صرف خداوند یسوع مسیح کی فضیلت اور اہلیت کی بنا پر کرنی چاہئیں کیونکہ اس کی راستبازی ایمان سے ہماری راستبازی بن جاتی ہے۔

اس احمقانہ ڈر، یعنی بے اعتمادی کو ہم سے دُور کرنے کے لئے رسول درست کہتا ہے کہ مسیح یسوع ساری باتوں میں اپنے بھائیوں کی مانند بنا تاکہ وہ ایک رحمدل اور دیانتدار سردار کاہن ہو اور لوگوں کے گناہوں کا کفارہ ہو کیونکہ جس صورت میں اس نے خود ہی آزمائش کی حالت میں دُکھ اٹھایا تو وہ ان کی بھی مدد کرسکتا ہے جن کی آزمائش ہوتی ہے۔ اور ہمیں اس کے پاس جانے کا حوصلہ دلانے کی خاطر وہ فرماتا ہے "پس جب ہمارا ایک ایسا بڑا سردار کاہن ہے جو آسمانوں سے گزر گیا یعنی خدا کا بیٹا تو آؤ ہم اپنے اقرار پر قائم رہیں کیونکہ ہمارا ایسا سردار کاہن نہیں جو ہماری کمزرویوں میں ہمارا ہمدرد نہ ہو سکے بلکہ وہ سب باتوں میں ہماری طرح آزمایا گیا تو بھی بے گناہ رہا۔ پس آؤ ہم فضل کے تخت کے پاس دلیری سے چلیں تاکہ ہم پر رحم ہو اور وہ فضل حاصل کریں جو ضرورت کے وقت ہماری مدد کرے۔ اسی رسول کا کہنا ہے کہ مسیح کے خون کے وسیلہ سے ہمیں پاک مکان میں داخل ہونے کی دلیری ہے تو آؤ ہم سچے دل اور پورے ایمان کے ساتھ اس کے نزدیک چلیں وغیرہ۔ اسی طرح مسیح کی کہانت لاتبدیل ہے اسی لئے جو اس کے وسیلہ سے خدا کے پاس آتے ہیں وہ انہیں پوری پوری نجات دے سکتا ہے کیونکہ وہ ان کی شفاعت کے لئے ہمیشہ زندہ ہے۔

اس سے زیادہ اور کیا چاہئے؟ کیونکہ مسیح خود کہتا ہے "راہ اور حق اور زندگی میں ہوں۔ کوئی میرے وسیلہ کے بغیر باپ کے پاس نہیں آتا۔" خدا کو پسند آیا کہ وہ اپنا بیٹا ہمیں بطور مددگار بخشے۔ اب ہم کسی دوسرے مددگار کی تلاش کیوں کریں؟ ہم اس کو چھوڑ کر کسی دوسرے کو اختیار نہ کریں یا کسی دوسرے کی تلاش نہ کریں کیونکہ کوئی ایسا نہ ملے گا۔ کیونکہ جب خدا نے اُس

(یسوع) کو ہمیں دے دیا تو اُسے خوب معلوم تھا کہ ہم گنہگار ہیں۔

اس لئے مسیح کے حکم کے بموجب ہم اپنے واحد درمیانی یسوع مسیح کے وسیلہ سے خدا سے دُعا مانگتے ہیں جیسا کہ دُعائے ربانی میں سکھایا گیا ہے اور ہمیں یقین ہے کہ جو کچھ ہم اس کے نام سے باپ سے مانگیں گے وہ ہم کو مل جائے گا۔

توضیح - 27

عالمگیر (کیتھولک) مسیحی کلیسیا

ہم ایمان رکھتے اور ایک رُسولی کلیسیاِ جامع کا اقرار کرتے ہیں جو حقیقی مسیحی ایمانداروں کی مقدس جماعت ہے اور سب مسیح یسوع میں اپنی نجات کے منتظر ہیں اور اس (یسوع مسیح) کے خون سے دُھل گئے اور روح سے پاک ہوئے اور اس سے ان پر مُہر ہوئی۔

یہ کلیسیا دنیا کے شروع سے ہے اور آخر تک رہے گی جو اس بات سے ظاہر ہے کہ مسیح ازلی بادشاہ ہے اور وہ رعیت کے بغیر بادشاہ نہیں ہوسکتا۔ اور خدا اس پاک کلیسیا کو تمام دنیا کے غیظ و غضب سے محفوظ رکھتا اور سنبھالتا ہے۔ اگر چہ بعض اوقات تھوڑی دیر کے لئے یہ حقیر سی اور آدمیوں کی نگاہ میں ناچیز لگتی ہے جس طرح اخی اب بادشاہ کے خطرناک دورِ حکومت کے دوران خدا نے اپنے لئے سات ہزار آدمی بچار کھے تھے جنہوں نے بعل کے آگے گھٹنے نہ جھکائے تھے۔

علاوہ ازیں یہ مقدس کلیسیا نہ کسی خاص جگہ نہ خاص اشخاص تک محدود یا پابند ہے بلکہ

ساری دنیا میں پھیلی اور بکھری ہوئی ہے تو بھی ایمان کی قوت سے پورے دل اور ارادہ کے ساتھ اسی ایک روح میں متحد اور پیوستہ ہے۔

توضیح - 28

ہر فرد حقیقی کلیسیا میں شامل ہونے کا پابند ہے

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ چونکہ یہ پاک کلیسیا ان لوگوں کی جماعت ہے جو نجات یافتہ ہیں اور اس کے باہر کوئی نجات نہیں، اس لئے کسی آدمی کو خواہ اُس کا رتبہ اور حالت کچھ بھی ہو اُس سے دور نہیں رہنے چاہیے، نہ تنہا رہنے پر راضی اور مطمئن ہونا چاہئے بلکہ سب آدمیوں پر فرض ہے کہ وہ اس میں شامل اور اس میں پیوستہ ہوں اور کلیسیائی اتحاد کو قائم رکھیں اور اس کی تعلیم اور نظم وضبط کی اطاعت کریں، اپنی گردنوں کو مسیح کے جوئے کے نیچے جھکائیں اور اس ایک بدن کے باہمی عضو ہوتے ہوئے بھائیوں کی ترقی کے لئے خدمت کریں ان توڑوں (صلاحیتوں) کے مطابق جو خدا نے اُن کو عطا کئے ہیں۔

اور اسے زیادہ موثر بنانے کی غرض سے سارے ایمانداروں کا فرض ہے کہ اپنے آپ کو ان سب سے الگ رکھیں جو کلیسیا سے تعلق نہیں رکھتے اور جہاں بھی خدا نے کلیسیا قائم کی ہے اُس میں شامل ہوں خواہ بادشاہوں اور حاکموں کے فرمان اس کے خلاف ہوں اور خواہ اس کی خاطر انہیں موت یا دوسری جسمانی سزا برداشت کرنی پڑے۔ اس لئے وہ سب جو اس سے الگ رہتے

ہیں یا اس میں شامل نہیں ہوتے خدا کے آئین کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔

توضیح - 29

حقیقی (سچی) کلیسیا کے نشان اور جھوٹی کلیسیا سے اس کا فرق

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ چونکہ دنیا میں جتنے فرقے ہیں وہ سب کلیسیا کا نام اپنائے ہوئے ہیں اس لئے ہمیں جانفشانی اور احتیاط اور خبرداری کے ساتھ خدا کے کلام کی مدد سے پہچاننا چاہئے کہ کون سی کلیسیا حقیقی (سچی) ہے۔ لیکن ہم یہاں ریاکاروں کی بات نہیں کرتے جو کلیسیا میں نیکوں کے ساتھ ملے ہوئے ہیں مگر وہ کلیسیا کے نہیں اگرچہ بظاہر اس میں شامل ہیں بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ حقیقی (سچی) کلیسیا کے بدن اور یگانگت کے اعتبار سے اُس کی ان سب فرقوں سے الگ شناخت (پہچان) ہونی چاہئے جو اپنے آپ کو کلیسیا کہتے ہیں۔

حقیقی (سچی) کلیسیا کے نشان یہ ہیں جن سے اُس کی شناخت (پہچان) ہوتی ہے۔ اس میں انجیل کی خالص تعلیم کی منادی کی جاتی ہے، مسیح کی مقرر کردہ رسومات (سیکرامنٹوں) کو انجام دینے پر قائم رہتی ہے، گناہ پر ملامت کرنے میں کلیسیائی نظم وضبط پر عمل ہوتا ہے، تمام باتیں خدا کے پاک کلام کے مطابق سرانجام پاتی ہیں اور ان سب باتوں کو رد کیا جاتا ہے جو کلام کے خلاف ہوں اور صرف یسوع مسیح کو کلیسیا کا سر تسلیم کیا جاتا ہے اور یوں حقیقی (سچی) کلیسیا کی پہچان ہوتی ہے جس سے الگ ہونے کا کسی آدمی کو حق حاصل نہیں۔

کلیسیا کے ممبران (شرکا) کی بابت یوں ہے کہ وہ مسیحیوں کے نشانات کی بنا پر پہچانے جائیں یعنی ایمان سے، اور جب یسوع مسیح کو واحد منجی قبول کر لیا تو وہ گناہ سے باز رہتے اور راستبازی کے طالب ہوتے ہیں، خدا سے اور اپنے پڑوسی سے سچی محبت رکھتے ہیں اور دائیں یا بائیں نہیں مڑتے اور جسم کو اُس کے کاموں سمیت مصلوب کرتے ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ اب ان میں بڑی بڑی کمزوریاں نہیں رہیں بلکہ وہ روح کی مدد سے زندگی بھران کے خلاف جنگ لڑتے ہیں اور ہمارے خداوند یسوع مسیح کے خون، دُکھوں، موت اور فرمانبرداری میں متواتر پناہ لیتے ہیں جس کے وسیلہ سے ایمان سے اُن کو گناہوں کی معافی حاصل ہے۔

جہاں تک جھوٹی کلیسیا کی بات ہے وہ خدا کے کلام کی بجائے اپنے آپ کو اور اپنے رسوماتی ضوابط کو زیادہ بااختیار اور مستند مانتی ہے اور مسیح کے جوئے کی اطاعت نہیں کرتی، مسیح کی مقررہ کردہ رسومات (سیکرامنٹوں) کو اُس طرح عمل میں نہیں لاتی ہے جیسے اس نے اپنے کلام میں مقرر کی ہیں بلکہ جو مناسب سمجھتی ہے اُن میں بڑھاتی اور گھٹاتی ہے۔ وہ مسیح کی نسبت انسانوں پر زیادہ اعتماد کرتی ہے۔ وہ اُن لوگوں کو ستاتی جو خدا کے کلام کے مطابق پاک زندگی بسر کرتے ہیں اور اس کی غلطیوں، لالچ اور بت پرستی پر ملامت کرتے ہیں۔

ان دونوں کلیسیاؤں کی ایک دوسرے سے آسانی سے پہچان ہو سکتی ہے۔

توضیح - 30

کلیسیا کا نظم ونسق اور اس کے مناصب (عہدے)

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ اس حقیقی (سچی) کلیسیا کا نظم ونسق اس روحانی نظام کے مطابق ہونا چاہئے جس کی تعلیم خداوند نے اپنے کلام میں دی ہے یعنی خادم یا پاسبان (پاسٹر Pastors) ہوں جو خدا کی کلام کی منادی کریں اور رسومات (سیکرامنٹوں) کو ادا کریں۔ ایلڈر اور ڈیکن ہوں جو پاسبان کے ساتھ مل کر کلیسیا کی کونسل بنتے ہیں تا کہ ان اقدام کے ذریعہ سے حقیقی دینداری (مذہب) محفوظ رہے اور سچی تعلیم ہر جگہ فروغ پائے اور اس طرح وہ روحانی ذریعوں سے خطا کاروں کو تنبیہ کر کے باز رکھیں۔ علاوہ ازیں وہ حاجت منداور تنگ حال لوگوں کی ضرورتوں کے مطابق مدد کریں اور انہیں تسلی دیں۔ تیمتھیس کے نام خط میں مقدس پولس کے لکھے ہوئے اصول کے مطابق جب دیانتدار لوگ چنے جاتے ہیں تو ان ذریعوں سے کلیسیا میں ہر ایک کام بڑی عمدگی اور شائستگی سے سرانجام پاتا ہے۔

توضیح - 31

خادم (پاسبان)، ایلڈر، اور ڈیکن

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ خدا کے کلام کے خادم (پاسبان)، ایلڈر اور ڈیکن کلیسیا کو باضابطہ انتخابات (Election) سے چننے چاہئیں اور خداوند سے دُعا کے ساتھ اور خدا کے کلام کی تعلیم کے مطابق اپنے اپنے عہدہ پر مقرر کرنا چاہیے۔ اس لئے ہر ایک کو اپنے آپ پر نگاہ رکھنی چاہئے کہ وہ مداخلت بے جا نہ کرے بلکہ مناسب ہے کہ وہ انتظار کرے تاوقتیکہ خدا اُسے بلانا پسند اور منظور کرے تا کہ اس کے پاس اپنی بلاہٹ کی گواہی ہو اور اسے یقین اور اعتماد ہو کہ یہ خداوند کی طرف سے ہے۔

جہاں تک کلام کے خادموں (پاسبانوں) کا تعلق ہے وہ جہاں بھی ہوں قوت اور اختیار میں سب برابر ہیں کیونکہ وہ سب مسیح کے خادم ہیں جو کلیسیا کا واحد سر اور عالمگیر نگہبان (بشپ) ہے۔

اس کے علاوہ اس لئے کہ خدا کے اس پاک انتظام کی خلاف ورزی یا تحقیر نہ ہو ہم کہتے ہیں کہ سب کو چاہئے کہ خدا کے کلام کے خادموں (پاسبانوں) اور کلیسیا کے بزرگوں کی خدمت کے بدلے ان کی بہت زیادہ عزت کریں اور جہاں تک ممکن ہو بغیر بڑبڑائے اور لڑائی جھگڑے کے ان کے ساتھ صلح رکھیں۔

توضیح - 32

قواعد وضوابط اور کارروائی

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ اس دوران اگرچہ یہ کارآمد اور فائدہ مند بات ہے کہ جو کلیسیا کے حاکم ہیں وہ اپنے لئے ایسے آئین وقوانین وضع اور نافذ کریں کہ کلیسیا کے بدن کی نگہداشت اور ترقی ہوتی رہے تاہم وہ بڑی سرگرمی سے خیال رکھیں کہ ان باتوں سے انحراف نہ کریں جو ہمارے واحد استاد مسیح نے مقرر کی ہیں۔ اس لئے ہم تمام انسانی اختراعات اور تمام آئین کو رد کرتے ہیں جن کو انسان خدا کی عبادت میں متعارف کرائیں اور کسی بھی صورت میں ضمیر کو مجبور اور پابند کریں۔ اس لئے ہم صرف ان باتوں کو قبول کرتے ہیں جو کلیسیائی اتحاد اور اتفاق کو قائم رکھتی ہیں اور اس کی ترقی اور پرورش کرتی ہیں اور سب آدمیوں کو خدا کی فرمانبرداری میں رکھتی ہیں۔ اس مقصد کے لئے خدا کے کلام کے مطابق کلیسیا سے خارج کرنے یا تادیب اور اس سے متعلقہ ساری کارروائی کرنا ضروری ہے۔

توضیح - 33

مقدس رسومات (سیکرامنٹ Sacraments)

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ ہمارے رحیم خدا نے ہماری کمزرویوں اور نالائقیوں کو خاطر میں رکھتے ہوئے ہمارے لئے مقدس رُسوم مقرر کیں کہ ان کے ذریعہ سے ہمارے لئے اپنے وعدوں

پرمہر کردے اور وہ ہمارے لئے خدا کے فضل اور نیک ارادہ کی ضمانت ہوں اور ہمارے ایمان کو تقویت دیں اور مضبوط کریں جس کو اس نے خوشخبری کے کلام سے ملایا ہے تا کہ جو کچھ وہ اپنے کلام کے وسیلہ سے ہم پر ظاہر کرتا ہے اور جو کچھ وہ باطن میں ہمارے دلوں میں کام کرتا ہے ان دونوں کو بہتر طور سے ہمارے حواس کو پیش کریں اور اس طرح ہم میں اس نجات کو ثابت کریں جو وہ ہم کو دیتا ہے کیونکہ وہ ایک باطنی اور نادیدنی چیز کا دیدنی نشان اور مُہر ہیں جن کے وسیلہ سے خدا پاک رُوح کی قدرت سے ہمارے اندر کام کرتا ہے۔لہٰذا یہ نشان فضول اور بے معنی نہیں کہ ہمیں دھوکا دیں کیونکہ یسوع مسیح حقیقی شخص ہے جسے یہ پیش کرتی ہیں اور اُس کے بغیر ان کی کوئی اہمیت نہیں۔لہٰذا ہم رسومات کی تعداد سے مطمئن ہیں جو ہمارے خداوند مسیح نے مقرر کی ہیں اور یہ تعداد میں صرف دو ہیں یعنی بپتسمہ اور ہمارے خداوند یسوع مسیح کی پاک عشاء۔

توضیح - 34

پاک بپتسمہ

ہم ایمان رکھتے اور اقرار کرتے ہیں کہ یسوع مسیح جو شریعت کا انجام ہے اس نے اپنا خون بہا کر دوسرے خون جو بہائے جاتے تھے ختم کر دیئے جو گناہ کے فدیہ/کفارہ یا اُس کا قانونی تقاضا پورے کرنے کے لئے انسان بہا سکتا تھا یا بہانا چاہتا تھا اور اُس نے ختنہ کو جو خون سے ہوتا تھا منسوخ کر کے اس کی جگہ بپتسمہ کی رسم (سیکرامنٹ) مقرر کی جس کے وسیلہ سے ہم خدا کی

کلیسیا میں قبول کئے جاتے ہیں اور دیگر تمام لوگوں اور غیر مذاہب سے جُدا کئے جاتے ہیں تاکہ ہم پورے طور پر اس کے ہو جائیں جس کا نشان اور مُہر ہم پر ثبت ہے اور یہ ہمارے لئے گواہی ہے کہ وہ ابد تک ہمارا رحیم خدا اور باپ رہے گا۔

اس لئے جو اس کے ہیں اُس نے ان سب کو حکم دیا ہے کہ وہ باپ اور بیٹے اور پاک روح کے نام سے صاف پانی سے بپتسمہ لیں اور اس کی ہمارے لئے یہ اہمیت ہے کہ جس طرح پانی بدن پر ڈالا جاتا ہے اور بدن کی ساری نجاست کو دھو ڈالتا ہے اور جب بپتسمہ پانے والے کے بدن پر پانی چھڑکا جاتا ہے اور نظر آتا ہے اسی طرح مسیح کا خون دل میں باطنی طور پر چھڑکے جانے سے پاک روح کی قدرت سے اسے تمام گناہوں سے پاک کرتا ہے اور ہم غضب کے فرزندوں کو نئی پیدائش کے وسیلہ سے خدا کے فرزند بنا دیتا ہے۔ یہ بیرونی پانی کا اثر نہیں بلکہ خدا کے بیٹے کے قیمتی خون کے چھڑکے جانے سے ہے جو ہمارا بحیرہ قلزم ہے اور روحانی ملک کنعان میں داخل ہونے اور فرعون یعنی شیطان کے ظلم و استبداد سے بچ نکلنے کے لئے ہمیں اس میں سے گزرنا ضرور ہے۔

خادم الدین اپنی طرف سے وہ رسم جو دیدنی اور ظاہری ہے ادا کرتے ہیں لیکن ہمارا خداوند ہمیں وہ عطا کرتا ہے جو اس کی اصل ہے یعنی نعمتیں اور نادیدنی فضل، دھویا جانا، صاف کیا جانا، اور ہماری رُوحوں کا تمام ناراستی اور نجاست سے صاف کیا جانا، ہمارے دلوں کا نیا بننا اور ہر طرح کی تسلی سے معمور ہونا، ہمیں اپنی پدرانہ شفقت کا حقیقی یقین دلانا، ہمیں نئی انسانیت پہنانا اور پرانی انسانیت کو اس کے سارے کاموں سمیت اتارنا۔

اس لئے ہم ایمان رکھتے ہیں کہ ہر وہ انسان جو ابدی زندگی پانے کا واقعی مشتاق ہے اسے صرف ایک دفعہ پاک بپتسمہ لینا چاہیے۔اس کا اعادہ نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ ہم دو دفعہ پیدا نہیں ہو سکتے۔ یہ بپتسمہ نہ صرف اس وقت ہمارے فائدہ مند ہوتا ہے جب ہم پر پانی انڈیلا جاتا ہےاور ہم اسے قبول کرتے ہیں بلکہ ہماری ساری زندگی بھر بھی فائدہ مند رہتا ہے۔

اس لئے ہمیں نو اصطباغی (Anabaptists) فرقہ کی غلط تعلیم سے سخت نفرت ہے جو صرف ایک بپتسمہ سے راضی نہیں ہوتے جو انہوں نے ایک دفعہ پایا۔ مزید براں وہ ایمانداروں کے بچوں کے بپتسمہ کو رد کرتے ہیں جن کے بارے میں ہمارا ایمان ہے کہ ان کا بپتسمہ ہونا چاہیئے اور ان پر عہد کے نشان کی مہر ہونی چاہیئے جس طرح پرانے وقتوں میں اسرائیل میں انہی وعدوں پر بچوں کا ختنہ ہوتا تھا جو ہمارے بچوں کے ساتھ کئے گئے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ یسوع نے ایمانداروں کے بچوں کے لئے بھی اُسی طرح خون بہایا جس طرح بالغوں کے لئے۔اس لئے بچوں کے لئے بھی یہ رسم (سیکرامنٹ) ادا ہونی چاہیئے اور انہیں اس کا نشان ملنا چاہیئے۔جیسا خداوند خدا نے شریعت میں حکم دیا ہے پیدائش کے تھوڑی دیر بعد ان کے لئے برہ قربان کرنے سے ان کو مسیح کی موت اور دکھوں کی سیکرامنٹ میں شریک کرنا چاہیئے۔علاوہ ازیں برہ کی قربانی مسیح یسوع کی رسم (سیکرامنٹ) تھی۔ جیسے ختنہ یہودیوں کے لئے تھا ویسے ہی بپتسمہ ہمارے بچوں کے لئے ہے۔اسی وجہ سے مقدس پولس بپتسمہ کو مسیح کے ختنہ کا نام دیتا ہے۔

توضیح - 35

ہمارے خداوند یسوع مسیح کی پاک عشاء

ہم ایمان رکھتے اور اقرار کرتے ہیں کہ ہمارے منجی یسوع مسیح نے جن کو اس نے پیشتر سے نیا بنایا اور اپنے خاندان یعنی کلیسیا میں شامل کیا ان کی تقویت اور ترقی کے لئے پاک عشاء کی رسم مخصوص اور مقرر کی۔ اب جو نئے سرے سے پیدا ہوئے ہیں وہ اپنے میں دہری زندگی رکھتے ہیں، ایک جسمانی اور چند روزہ جو ان کو پہلی پیدائش سے ملتی ہے اور یہ سب آدمیوں کو حاصل ہے دوسری روحانی اور آسمانی جو دوسری پیدائش سے ملتی ہے جو خوشخبری کے کلام کا نتیجہ ہے اور مسیح کے بدن کی شراکت کے وسیلہ سے ہے اور یہ زندگی سب کے لئے عام نہیں بلکہ خدا کے برگزیدوں کے لئے خاص ہے۔ جس طرح خدا نے ہمیں دنیاوی اور جسمانی زندگی کی تقویت اور ترقی کے لئے دنیاوی اور عام روٹی دی ہے جو اس زندگی کی طرح سب آدمیوں کے لئے مشترک اور کارآمد ہے اسی طرح ایمانداروں کی روحانی اور آسمانی زندگی کی تقویت اور ترقی کے لئے اس نے زندگی کی روٹی بھیجی ہے جو آسمان سے اُتری ہے یعنی یسوع مسیح جو ایمانداروں کی روحانی زندگی کو تقویت اور ترقی بخشتا ہے جب وہ اسے (مسیح کو) کھاتے ہیں یعنی جب وہ روح میں ایمان سے اسے قبول کرتے اور اپناتے ہیں۔

ہمیں یہ آسمانی اور روحانی روٹی پیش کرنے کی غرض سے مسیح نے دنیاوی اور دیدنی روٹی

کو اپنے بدن کی اور مے کو اپنے خون کی رسم (سیکرامنٹ) مقرر کیا تا کہ ان کے وسیلہ سے گواہی ہو کہ جیسے ہم اس مقدس علامت (سیکرامنٹ) کو قبول کرتے اور واقعی اپنے ہاتھوں میں پکڑتے اور منہ سے کھاتے اور پیتے ہیں جن سے بعد میں ہماری زندگی کی نشو ونما ہوتی ہے اسی طرح اپنی روحانی زندگی کی نشو ونما کے لئے ہم واقعی ایمان سے (جو ہماری رُوح کا ہاتھ اور منہ ہے) اپنے واحد منجی مسیح کے حقیقی بدن اور خون کو اپنے دلوں (روحوں) میں قبول کرتے ہیں (کھاتے ہیں)۔

اب چونکہ یہ بات یقینی اور ہر طرح کے شک سے بالاتر ہے کہ یسوع مسیح نے اپنی رسومات (سیکرامنٹ) ادا کرنے کا حکم عبث نہیں دیا بلکہ وہ ہم میں ان پاک علامتوں کی ساری تاثیریں پیدا کرتا ہے البتہ اس کا طریقہ ہمارے فہم سے بالاتر ہے اور ہم اسے سمجھ نہیں سکتے جیسے پاک روح کی تاثیریں پوشیدہ اور ناقابلِ فہم ہیں۔ چنانچہ ہمارا یہ کہنا غلط نہیں کہ جو کچھ ہم کھاتے اور پیتے ہیں وہ مسیح کا حقیقی بدن اور حقیقی خون ہے البتہ اس میں ہمارا شریک ہونا منہ کے ذریعہ سے نہیں بلکہ ایمان کے وسیلہ سے اور روح کے ذریعہ سے ہے۔ اگرچہ مسیح ہمیشہ اپنے باپ کے دہنے ہاتھ بیٹھا ہے تو بھی وہ ہمیں ایمان سے اپنے میں شریک کرنا موقوف نہیں کرتا۔ یہ ضیافت روحانی دسترخوان ہے جس پر مسیح ہمیں اپنے تمام ثوابوں میں شریک کرتا ہے تا کہ ہم وہاں خود اُس سے اور اس کے دکھوں اور موت کے سارے ثوابوں سے بھی لطف اندوز ہوں۔ اس کا گوشت کھانے سے ہماری بے چین روحیں ترقی، تقویت اور تسلی پاتی ہے اور اس کا خون پینے سے نئی زندگی اور تازگی پاتی ہیں۔

مزید براں اگرچہ مقدس علامات کا اپنی اصل کے ساتھ تعلق ہے تو بھی سارے انسان

دونوں سے فیضیاب نہیں ہوتے اور بے خدا یہ مقدس علامات لیتا ہے تو سزا کا حقدار ٹھہرتا ہے کیونکہ وہ ان کی سچائی کو قبول نہیں کرتا۔ جس طرح یہوداہ (اسکریوتی) اور شمعون جادوگر دونوں اس رسم (عشاء) میں شریک ہوئے لیکن انہوں نے مسیح کو قبول نہ کیا جو ان علامات کی اصل ہے۔ البتہ اس اصل میں صرف ایماندار شریک ہوتے ہیں۔

ہم ان پاک علامات کو خدا کے مجمع میں انکساری اور پاکیزگی کے ساتھ لیتے ہیں اور اپنے منجی مسیح کی موت کی پاک یادگار شکرگزاری کے ساتھ اپنے درمیان قائم رکھتے ہیں اور مسیحی مذہب اور اپنے ایمان کا اقرار کرتے ہیں۔ اس لئے کوئی آدمی اپنے آپ کو اچھی طرح آزمائے بغیر اس میز کے پاس نہ آئے مبادا یہ روٹی کھانے اور اس پیالے میں سے پینے سے وہ اپنی سزا کھائے اور سزا کا پیالہ پئے۔ مختصراً یہ کہ ہم اس پاک رسم (عشاء) کے ادا کرنے سے خدا اور اپنے پڑوسی کے لئے پُر جوش محبت سے بھر جاتے ہیں۔

اس لئے ہم ہر آمیزش اور لعنتی اختراع کو ناپاک قرار دے کر رد کرتے ہیں جن کو آدمیوں نے مقدس علامات (سیکرامنٹ) میں داخل اور شامل کر دیا ہے اور ہم باضابطہ اعلان کرتے ہیں کہ ہم اس انتظام پر مطمئن ہیں جس کی مسیح اور اس کے رسولوں نے ہمیں تعلیم دی ہے اور ہمیں ان کے بارے میں وہی کہنا چاہئے جو انہوں نے کہا۔

توضیح - 36

مُلکی حکومت (سِول حکومت)

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ ہمارے مہربان خدا نے بنی آدم کی فطری خباثت کی وجہ سے بادشاہ، امرا اور حاکم مقرر کئے تا کہ وہ معتبر قوانین اور انتظامِ مملکت کے مطابق دنیا پر حکومت کریں تا کہ آدمیوں کی آوارگی رُکی رہے اور ان کے سارے معاملات شائستگی اور قرینہ سے عمل میں آئیں۔ اس مقصد کے لئے اس نے ملکی حکومت عطا کی کہ بدکاروں کو تلوار سے سزا دے اور نیکوکاروں کی حفاظت کرے۔

ان کا فرض صرف سِول حکومت کی فلاح وبُہبود کی نگرانی اور احترام کرنا ہی نہیں بلکہ مقدس خدمت کا تحفظ کرنا بھی ہے تا کہ مسیح کی بادشاہی ترقی پائے۔ اس لئے انہیں ہر جگہ خوشخبری کے کلام کی منادی کی حمایت کرنی چاہئے جیسا کہ اس نے اپنے کلام میں فرمایا ہے کہ سب لوگ خدا کی تعظیم اور عبادت کریں۔ اور یہ ہر ایک کا فرضِ اولین ہے کہ خواہ اس کی حالت، اس کا مزاج اور اس کا رُتبہ کچھ بھی وہ اپنے حاکموں کے تابع رہے۔ خراج (ٹیکس) ادا کرے، اور ان کا احترام اور عزت کرے اور ساری باتوں میں جو خدا کے کلام کے خلاف نہ ہوں ان کی تابعداری کرے، اپنی دعاؤں میں ان کے لئے مناجات کرے کہ خدا ان کی ساری راہوں میں ہدایت اور رہنمائی کرے تا کہ کمال ایمانداری اور سنجیدگی سے امن وآرام کے ساتھ زندگی گزاریں۔

اس لئے ہم نواصطباغی فرقہ (Anabaptists) اور دوسرے سرکش اور باغی لوگوں سے سخت نفرت کرتے ہیں اور ہم عموعی لحاظ سے ان سے بھی نفرت کرتے ہیں جو اعلےٰ حکومتوں اور اختیارات کو رد کرتے اور انصاف کا خون کرتے اور اشتراکیت کو فروغ دیتے ہیں اور اُس شائستگی اور اعلےٰ انتظام میں گڑبڑ کرتے ہیں جسے خدا نے آدمیوں کے درمیان مقرر کیا ہے۔

توضیح - 37

آخری عدالت

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ خدا کے کلام کے مطابق جو وقت خداوند نے مقرر کیا ہے پورا ہو گا (اسے کوئی نہیں جانتا) اور برگزیدوں کی تعداد مکمل ہو گی تو ہمارا خداوند یسوع مسیح جس طرح وہ اُوپر اٹھایا گیا تھا اسی طرح آسمان پر سے بڑے جلال اور شوکت کے ساتھ جسمانی اور دیدنی طور پر اتر آئے گا اور اپنے آپ کو زندوں اور مردوں کا منصف ظاہر کرے گا اور اس پرانی دنیا کو آگ اور شعلوں سے جلا کر پاک کرے گا۔

تب سب لوگ خواہ مرد خواہ عورت خواہ بچے جو دنیا کے شروع سے لے کر دنیا کے آخر تک ہوئے ہیں اس عظیم منصف کے سامنے اصالتاً حاضر ہوں گے۔ ان کو مقرب فرشتہ کی آواز اور خدا کے نرسنگے کی آواز کے ساتھ طلب کیا جائے گا کیونکہ سب مُردے خاک میں سے جی اٹھیں گے اور ان کی روحیں ان کے اصلی بدنوں کے ساتھ مل جائیں گی جن میں وہ پہلے زندگی
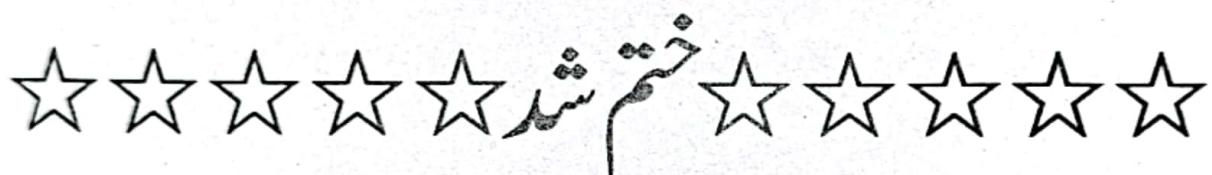
گزارتی تھیں اور جو اُس وقت زندہ باقی ہوں گے وہ دوسروں کی مانند مریں گے نہیں بلکہ ایک دم میں بدل جائیں گے۔ فانی سے غیر فانی بن جائیں گے۔ تب کتابیں کھولی جائیں گی اور مُردوں کا انصاف ان بھلے یا بُرے کاموں کے موافق کیا جائے گا جو انہوں نے اس دنیا میں کئے۔ ہاں سب لوگ ہر نکمی بات کا جو وہ کہیں گے حساب دیں گے جس کو دنیا محض تفریح طبع اور مذاق سمجھتی ہے۔ تب لوگوں کے دلوں کے بھید اور ریاکاری سب کے سامنے کھل جائے گی۔

چنانچہ شریر اور بے دین لوگوں کے لئے اس عدالت کا خیال واقعی ہولناک اور دہشت ناک ہے لیکن راستباز اور برگزیدہ لوگوں کے لئے خوشگوار اور تسکین دہ ہے۔ کیونکہ اس وقت ان کی پوری رہائی کی تکمیل ہوگی اور وہ اپنے دُکھوں اور محنتوں کا اجر پائیں گے جو انہوں نے سہے۔ ان کی بے گناہی سب پر ظاہر ہو جائے گی اور وہ اُس ہولناک انتقام کو دیکھیں گے جو خدا بدکاروں سے لے گا جنہوں نے اس دنیا میں ان کو نہایت بیدردی سے ستایا، ظلم کیا اور سخت اذیتیں دیں۔ اور وہ اپنے ہی ضمیر (دل) کی گواہی سے مجرم ٹھہریں گے۔ اور وہ غیر فانی بن جائیں گے مگر صرف اُس ہمیشہ کی آگ میں عذاب کے لئے جو شیطان اور اس کے فرشتوں کے لئے تیار کی گئی۔

لیکن اس کے برعکس ایماندار اور برگزیدہ لوگ عزت اور جلال کا تاج پہنیں گے اور خدا کا بیٹا اپنے باپ خدا اور اپنے مقرب فرشتوں کے سامنے ان کے ناموں کا اقرار کرے گا اور وہ ان کی آنکھوں کے سب آنسو پونچھ دے گا۔ اب تو بہت سے حاکم اور منصف ان کے دعویٰ کو بدعت اور بے دینی کہہ کر رَد کرتے ہیں مگر اس وقت وہ خدا کے بیٹے کا دعویٰ ثابت ہوگا۔ اور خدا مِہر کر کے انعام میں ان کو وہ جلال بخشے گا جو کبھی انسان کے دل میں نہیں آیا۔

لہٰذا ہم کمال آرزو کے ساتھ اس عظیم دن کا انتظار کرتے ہیں تاکہ اپنے خداوند یسوع مسیح میں خدا کے وعدوں کا پورا پورا لطف اٹھائیں۔آمین

آمین۔اے خداوند یسوع آ۔ مکاشفہ 22:20

☆☆☆☆☆ ختم شد ☆☆☆☆☆

The Belgic Confession of Faith

Urdu Version

BY REV. GEORGE. W . MALL